بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | جمعرات ۴ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ ۸ امان ۱۳۶۳ ہش ۸ مارچ ۱۹۸۴ء | نمبر ۵۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ امان/مارچ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے:۔

کمزوری اور متلی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو!

اللہ تعالیٰ تمہیں ایسی جماعت بنانا چاہتا ہے جو نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرے

"چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذباتِ نفس کو دبائے رکھو۔ اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔ اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اُٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں بُرے بُرے لفظ کہے جائیں تو ہشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کیساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو..... سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔"

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۴۲-۴۵)

گی آنا (GUYANA) میں چار افراد کی بیعت

مکرم محمد حنیف یعقوب صاحب مبلغ گی آنا (جنوبی امریکہ) یکم فروری کے خط میں اطلاع دیتے ہیں کہ تین افراد اس سے پہلے فارم بیعت پُر کر کے داخلِ سلسلہ ہو چکے ہیں۔ ایک مزید دوست بیعت کر کے داخلِ سلسلہ ہوئے ہیں۔ ان کی مادری زبان پُرتگیزی ہے۔ انگریزی بھی تھوڑی تھوڑی جانتے ہیں۔ سپینش اور فرنچ پڑھ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے خاندان میں مزید بیعتوں کی توقع ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اسلام کی جانب دلوں کو پھیر دے اور خدا کرے یہ ملک جلد اسلام کے نور سے منور ہو جائے۔ آمین یارب العالمین!

(وکالت تبشیر)

سیرالیون کے زرعی میلہ میں جماعت احمدیہ کا سٹال

ساڑھے تین ہزار روپے سے زائد مالیت کے لٹریچر کی ریکارڈ فروخت

مکرم کرامت اللہ صاحب خادم سیرالیون سے اطلاع دیتے ہیں کہ سیرالیون میں دسمبر۔ جنوری اور فروری میں ہر سال حکومت کی طرف سے مختلف مقامات پر زرعی میلے لگتے ہیں۔ امسال یہ میلہ ۴ دسمبر تا ۱۷ دسمبر کینیما (KENEMA) میں لگا۔ حسبِ سابق جماعت کو بھی سٹال لگانے کا موقع ملا۔

سٹال کو مختلف قطعات سے مزین کیا گیا جن پر انگریزی زبان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح قرآن کریم و احمدیت سے متعلق تبلیغی فقرات درج تھے۔

سٹال میں لاؤڈ سپیکر پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے انگریزی خطبات کی کیسٹس لگا دی گئیں جو احباب کو اپنی طرف متوجہ کرتیں۔ اس لہو ولعب کے ماحول میں بھی حضور ایدہ اللہ کی تلاوت کی روح پرور آواز دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی اور سعید فطرتیں اکٹھی ہو جاتیں۔ مقامی احباب کو لوکل زبان میں "احمدیت کا پیغام"۔ "امام مہدیؑ کا زمانہ اور اس کی علامات"۔ اور دیگر موضوعات پر تقریریں سنائی جاتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے چاروں خلفاء کی تصاویر بھی لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھیں۔ لوگ ان تصویروں کو دیکھتے اور خریدنے کا مطالبہ کرتے۔ انہیں بتایا جاتا کہ یہ فروخت کے لئے نہیں۔ بلکہ تعارف کے لئے ہیں اور پھر تعارف کرایا جاتا اس تعارف کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو جاتا اور ان کے تسلی بخش جواب دیئے جاتے۔ اور پھر لوگ لٹریچر خریدنے پر مجبور ہو جاتے۔ چنانچہ ۳۶۵۰ لیون (یعنی ۳۶۵۰ روپے پاکستانی) کا لٹریچر فروخت ہوا۔ جو ایک ریکارڈ ہے۔ ہر طبقہ کے لوگوں نے اس سٹال سے فائدہ اٹھایا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

● مکرم محمد اکرم خالد صاحب بی ایس سی (انجینئرنگ) ابن مکرم محمد اسحاق صاحب انور مرحوم (واقفِ زندگی) کی شادی ہمراہ مکرمہ امۃ الباسط طاہرہ صاحبہ بنت مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب (سابق مبلغ نائیجیریا و زیمبیا) مورخہ ۳ مارچ ۱۹۸۴ء عمل میں آئی۔ تقریب رخصتانہ مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب کے مکان پر منعقد ہوئی۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت شرکت فرمائی۔ تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ عبدالوہاب صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب نے اپنی کہی ہوئی ایک دعائیہ نظم بعنوان "نیا موڑ" سنائی۔ جس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۴ مارچ ایک بجے دوپہر دارالفضل جنوبی میں دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ اس میں بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت شرکت فرمائی اور بعد طعام دعا کرائی۔

احباب کرام اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

● مکرم ڈاکٹر غلام محمد صاحب حق معلم وقفِ جدید اکثر شوگر کی وجہ سے بیمار رہتے ہیں۔ ان کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

(بشارت احمد چوہدری۔ انیسہ جنرل سٹور گول بازار ربوہ)

● میری بڑی ہمشیرہ والدہ سید شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سیرالیون۔ جوڑوں کے دردوں کی وجہ سے اکثر علیل رہتی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خورشید بخاری دفتر الفضل ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۔۔ ۴ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ

۔۔ ۸ امان ۱۳۶۳ ہش

غضب الٰہی کا مورد بنانے والی انتہائی خطرناک برائی

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ ہدایت یافتہ قومیں بالآخر قول اور فعل میں تضاد کی وجہ سے گمراہ ہوئیں۔ وہ شریعت کی حامل تھیں اور خدا نے انہیں دنیا میں فضیلت بخشی تھی لیکن جب زبان پر شرعی احکام اور انکی اہمیت کے تکرار تذکروں کے باوجود ان کا عمل ان احکام کے مطابق نہ رہا اور وہ عملاً شرعی حدود سے تجاوز کرنے لگیں اور اس طرح قول و فعل میں تضاد کا شکار ہوگئیں تو نہ صرف یہ کہ خدا نے انہیں گمراہ قرار دیا بلکہ ان کے درمیان مبعوث ہونے والے انبیاء کی زبانی ان پر لعنت بھی کی گئی اور انہیں انسانیت کے شرف سے محروم کر کے ذلیل جانوروں کے مشابہ قرار دیا گیا۔

اس کی واضح اور سب سے نمایاں مثال بنی اسرائیل کے حالات میں ملتی ہے۔ بنی اسرائیل وہ قوم تھی جسے خدا نے عظیم الشان انعاموں اور احسانوں سے نوازا تھا اور انہیں تمام دوسری قوموں پر فضیلت بخشی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اس خصوصی امتیاز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

(البقرہ آیت ۴۸)

ترجمہ:۔ اے بنی اسرائیل میرے اس احسان کو جو میں تم پر کر چکا ہوں یاد کرو اور اس احسان کو بھی یاد کرو کہ میں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی تھی۔

بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کے ان عظیم الشان احسانوں کی قدر نہ کی وہ اس گھمنڈ میں مبتلا ہوگئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی منتخب امت ہیں اور اس کے لاڈلے ہیں۔ اپنے اس گھمنڈ میں انہوں نے یہ سمجھنا شروع کر دیا کہ وہ جو چاہیں کریں خدا انہیں بخش دے گا اس گھمنڈ نے انہیں بے باک بنا دیا۔ زبانوں پر تو ان کی خدا اور اس کے احکام کا تذکرہ ہوتا اور عمل اس کے بالکل الٹ۔ دوسروں کو تو وہ نیک اعمال بجا لانے کی تلقین کرتے اور خود اپنے لئے نیک اعمال کی بجا آوری ضروری خیال نہ کرتے بلکہ برے اعمال کے ارتکاب میں فخر محسوس کرتے۔ خدا تعالیٰ نے قول و فعل میں تضاد کی انتہائی خطرناک روش پر انہیں ٹوکتے ہوئے فرمایا:۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۴۵)

ترجمہ:۔ کیا تم (دوسرے) لوگوں کو تو نیکی کرنے کے لئے کہتے ہو اور (خود نیکی بجا لانے میں) اپنے آپ کو فراموش کر دیتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب (یعنی تورات) پڑھتے ہو۔ (قول و فعل میں اس تضاد کے باوجود بھی) کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

بنی اسرائیل کی آنکھوں پر ایسا پردہ پڑ چکا تھا کہ انہوں نے اس سرزنش پر کوئی کان نہ دھرا۔ وہ زبانی کلامی طور پر تو تورات اور اس کی تعلیم کا چرچا کرتے رہے اور یہ ظاہر کرتے رہے کہ انہیں خدا تعالیٰ اور اس کی شریعت بہت عزیز ہے۔ اور اس کی اور اس کے کلام کی عظمت ان کے دلوں میں جاگزیں ہے لیکن اپنے انتہائی قابل اعتراض اعمال سے اپنے زبانی دعوے کی خود ہی تردید کرتے رہے۔ دوسروں کو تو کہتے کہ اگر نجات چاہتے ہو تو شریعت پر عمل پیرا ہو لیکن خود قدم قدم پر شریعت کی قائم کردہ حدود کو توڑتے ہیں کوئی عار محسوس نہ کرتے اور پھر بھی یہ کہتے کہ خدا ان سے کوئی باز پرس نہ کرے گا اور شریعت کی زبانی پاسداری پر ہی انہیں دین و دنیا میں سرخروئی عطا فرماتا چلا جائے گا۔ یہ ان کی بہت بڑی بھول تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح کے لئے پے در پے نبی بھیجے۔ انہوں نے نبیوں کی نصائح کو چنداں اہمیت نہ دی اور کمال ڈھٹائی سے اعمال سیئہ کے ارتکاب میں ہی مگن رہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان نبیوں کی زبانی ان پر لعنت کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انکی ناگفتہ بہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝

(المائدہ آیت ۷۹)

ترجمہ:۔ بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے انکار کی راہ اختیار کی ان پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی تھی۔ یہ اس وجہ سے ہوا تھا کہ انہوں نے نافرمانی کی تھی اور وہ (شریعت کی قائم کردہ) حدود سے تجاوز کرتے تھے۔

اس لعنت کا نتیجہ یہ ہوا کہ قول و فعل میں تضاد کے نتیجہ میں سرزد ہونے والے ان گندے اور برے اعمال کی وجہ سے انہیں بندر اور سؤر قرار دیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب یعنی بنی اسرائیل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ۝

(المائدہ آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ تو (ان سے) کہہ کیا میں تمہیں ان لوگوں کا حال بتاؤں جن کا بدلہ اللہ کے نزدیک اس شخص سے بھی (جسے تم ناپسند کرتے ہو) بدتر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جن پر اس نے اپنا غضب نازل کیا ہے اور جن میں سے بعض کو اس نے بندر اور سؤر بنا دیا ہے اور جنہوں نے شیطان کی پرستش کی ہے۔ ان لوگوں کا ٹھکانا بدتر ہے اور وہ سیدھے راستہ سے پرلے درجہ کے بھٹکے ہوئے ہیں۔

قول و فعل میں تضاد کی اس انتہائی مضرت اور اس بناء پر بنی اسرائیل پر کی جانے

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

عظیم آسمانی خوشخبری

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے"۔ (تذکرہ صفحہ ۳۹۹)

دجالیت کو پاش پاش کرنے کے لئے انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی ڈاک طبقہ میں بھجوائیں۔ سالانہ چندہ۔ پچاس روپے۔

براہ راست لکھئے۔

(مینیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ ضلع جھنگ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاءؑ کی سیرت کا ایک عظیم الشان پہلو

اقرارِ گناہ اور بخشش کی التجا

مکرم فضل احمد شاہد صاحب۔ رکن شعبہ تاریخ احمدیت
ربوہ

انسانی زندگی چاہے روحانیت سے تعلق رکھے یا کسی اور میدان سے ہر وقت خطرات میں گھری ہوئی ہے۔ انسان بالکل بے سہارا ہے اور ہر آن خدا کی مدد کا محتاج ہے۔ اسی لئے روحانی زندگی حاصل کرنے والے معرفت کے اس نقطہ کو پا گئے کہ وہ خدا کے بغیر کچھ بھی نہیں۔ ان کے کمالات ذاتی نہیں بلکہ مستعار ہیں۔ اس لئے کمالات کے اعلیٰ مراتب کو پانے کے باوجود وہ گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کے صدور کے لئے اپنے ربّ کریم کے حضور آہ زاری کرتے رہے۔ عارفوں کے اس گروہ میں سے انبیاء نے اعلیٰ ترین نمونہ دکھایا ہے جو ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ یہاں صرف اشارات سے کام لیا جاتا ہے ورنہ انبیاء کی سیرت کے اس پہلو پر کتب لکھی جا سکتی ہیں۔

(۱)

قرآن مجید میں حضرت یونس علیہ السلام کی ایک دعا یوں ہے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

(انبیاء، آیت ۸۸)

یعنی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔ میں یقیناً ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔

اس دعا میں حضرت یونس علیہ السلام نے خدا کی ذات کو پاک قرار دیا ہے اور عاجزی اور کمالِ معرفت کی بناء پر اپنے تئیں ظالم قرار دیا ہے۔

(۲)

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کا ذکر یوں ہے:۔

وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ۔

سورۃ ھود: ۴۸

اے میرے اللہ اگر تو نے مجھے نہ بخشا۔ اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہو جاؤں گا۔

(۳)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی دعا میں خدا سے یہ عرض کرتے ہیں:۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ (سورۃ ابراہیم: ۴۲)

یعنی اے میرے رب میرے گناہ بخش۔ مجھے اپنی رحمت کی چادر کے اندر چھپا لے۔

ایک اور جگہ پر آپ اپنے رب سے مناجات کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ

(شعراء: ۸۳)

یعنی میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے گناہ معاف کر دیگا۔

(۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا سے عرض کرتے ہیں:۔

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ۔ (قصص: ۱۷)

یعنی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے۔

اسی طرح دیگر سب نبیوں نے بھی اپنے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کے سامنے اپنی عبودیت کو ظاہر فرمایا۔

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ توحید حقیقی کے اظہار کے لئے تشریف لائے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ بدرجہ کمال آپ کی شان عبودیت کو ظاہر فرمایا۔ آپ نے خدا کے حکم سے یہ اعلان فرمایا:۔

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

(سورۃ کہف: ۱۱۱)

پھر خدا نے یہ اعلان آپ سے کروایا:۔

سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا

(بنی اسرائیل: ۹۴)

یعنی میرا رب پاک ہے میں تو ایک بشر رسول ہوں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور احادیث نبویہ۔ آپ کی مناجات سے بھی پتہ لگتا ہے کہ اس میدان میں سب سے افضل نمونہ ہمارے محبوب آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا۔ اس کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں:۔

● حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضورؐ کو اپنے بستر میں نہ پایا میں نے خیال کیا کہ شائد آپؐ اپنی بیویوں میں سے کسی کے گھر ہوں گے۔ لیکن میں نے دیکھا کہ آپ سجدہ کر رہے ہیں اور یہ دعا مانگ رہے ہیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ۔

یعنی اے میرے خدا میرے ظاہر اور مخفی گناہ معاف کر دے۔

آہ آنا مقدس۔ مقدسوں کا سردار اور پھر خشیتِ الٰہی کس قدر ہے۔

● حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضورؐ تکبیر اور قراۃ کے درمیان یہ دعا مانگا کرتے تھے:۔

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔

(بخاری کتاب الاذان باب مَا یُقْرَأُ بعد التکبیر)

ان مبارک الفاظ پر غور کیجئے کتنی عاجزی، کتنی حلیمی، کتنی مسکینی کا اظہار ہے۔ خدا سے عرض کرتے ہیں:۔

اے خدا میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اسی طرح فاصلہ ڈال جس طرح مشرق اور مغرب کے درمیان تو نے فاصلہ ڈالا۔ اے اللہ مجھے اس طرح گناہوں سے پاک کر جس طرح سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے۔ اے خدا میرے گناہوں کو دھو ڈال۔

اے احمدی بھائیو آئیے! ہم اپنا محاسبہ کریں کہ ہم میں کتنے گناہ ہیں اور رسول پاکؐ کے محبّ ہونے کی حیثیت سے ہمارا کیا فرض ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارا۔ کوئی تلاش کرنے والا آپ کی زندگی میں گناہ کی تلاش نہیں کر سکتا۔ زندگی کا ہر سانس خدا کی شریعت کی اشاعت کے لئے وقف تھا مگر پھر بھی خدمت کی حسرت پوری نہ ہو پاتی تھی آپ خدا کے سامنے یوں عرض کرتے رہے:۔

"اے ارحم الراحمین! ایک بندہ عاجز اور ناکارہ پر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور الرحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوت جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار۔"

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۹۷)

آپ نے اپنے تئیں ایک نالائق مزدور جانا۔ اس طرح عاجزی میں انتہا کر دی۔ غرض انبیاء علیہم السلام نے خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو نالائق گردانا ہے اس کی وجوہات یہ تھیں:۔

۱) انبیاء کے ذریعہ چونکہ خدا تعالیٰ نے دنیا کو دیگر اخلاق کے علاوہ عاجزی بھی سکھانی ہوتی ہے اس لئے انبیاء کو عاجزی کی صفت میں بھی کامل کر کے دکھایا گیا ورنہ عام مخلوق تو نبیوں کی پاکیزگی کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتی۔

۲) انبیاء خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جانتے ہیں اور یوں ہی محسوس کرتے ہیں جیسے کوئی گہرا دوست انہیں دیکھ رہا ہے اس گہرے عرفان کی بنا پر خدا تعالیٰ کے جلال کی وجہ سے ہر آن وہ ڈرتے اور لرزتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقربانِ الٰہی کی اسی صفت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"اور منجملہ ان عطیات کے ایک کمال عظیم جو قرآن شریف کے کامل متبعین کو دیا جاتا ہے عبودیت ہے یعنی وہ باوجود بہت سے کمالات کے ہر وقت نقصان ذاتی اپنا پیش نظر رکھتے ہیں اور بشہود کبریائی حضرت باری تعالیٰ ہمیشہ تذلل اور نیستی اور انکسار میں رہتے ہیں اور اپنی اصل حقیقت ذلت اور مفلسی اور ناداری اور پُر تقصیری اور خطا واری سمجھتے ہیں۔ اور ان تمام کمالات کو جو ان کو دیئے گئے ہیں اس عارضی روشنی کی مانند سمجھتے ہیں جو کسی وقت آفتاب کی طرف سے دیوار پر پڑتی ہے جس کو حقیقی طور پر دیوار سے کچھ بھی علاقہ نہیں ہوتا، اور لباس مستعار کی طرح معرض زوال میں ہوتی ہے پس وہ تمام خیر و خوبی خدا ہی میں محصور رکھتے ہیں

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتاکم بالخیر

میرے پیارے ابّا جان

محترم کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب

کا ذکرِ خیر

★ عبدالباری قیوم شاہد ایم۔ اے کراچی

والد صاحب کئی سالوں سے کہہ رہے تھے کہ ان کے کوچ کا وقت بہت قریب ہے۔ اکثر کہا کرتے کہ تمہارے دادا جان مرحوم خواب میں آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نواب دین اب آجاؤ۔ ایک دفعہ فرمایا کہ میری عمر اسّی سال ہوگی۔ تمہارے دادا جان مرحوم کی عمر بھی اسّی سال تھی۔

۱۸ دسمبر ۱۹۸۲ء سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ جانے کے باعث صاحب فراش تھے۔ پھر ۲۲ نومبر ۱۹۸۳ء کو اُن پر اچانک برین ہیمریج کا حملہ ہوا اور وہ بے ہوش ہوگئے چنانچہ انہیں فوری طور پر بغرضِ علاج سی۔ ایم۔ ایچ اوکاڑہ میں داخل کیا گیا جہاں محترم کیپٹن ڈاکٹر صاحبزادہ سید منیب ابراہیم صاحب نے ماہر ڈاکٹروں کے مشورہ سے کمال توجہ۔ محنت اور فرض شناسی سے آپ کا علاج کیا مگر الٰہی تقدیر پوری ہوئی۔ اس طرح سات روز تک والد صاحب بے ہوش رہنے کے بعد ۲۸ نومبر کو غروب آفتاب کے وقت اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

وفات کے وقت آپکی عمر اسّی سال تھی۔ گیارہ ماہ کی طویل علالت کا یہ عرصہ آپ نے معذوری کی حالت میں بستر پر گزارا۔ آپ کے بچے بچیوں نے آپ کی خدمت کی خوب توفیق پائی اور باوجود دوسرے شہروں میں مقیم ہونے کے بار بار حاضر ہوکر خدمت بجالاتے رہے۔

محترم والد صاحب مرحوم کا تعلق موضع صریح ضلع جالندھر کے مشہور صوفی خاندان سے تھا۔ آپ کے والد حضرت حکیم میاں فتح دین صاحب مرحوم (مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) اور تایا حضرت مولوی عمر دین صاحب مرحوم صاحب کشف و رویاء صالح بزرگ تھے۔ سلسلہ احمدیہ کے نامور مجاہد سابق امام مسجد لندن حضرت خانصاحب مولانا فرزند علی صاحب سابق ناظر امور عامہ و بیت المال آپ کے تایا زاد بھائی تھے۔ آپ کے جدّ امجد حکیم میاں صریح الدین صاحب سلسلہ قادریہ کے مشہور بزرگ اور علاقہ کے گدّی نشین تھے۔ اسی وجہ سے طبابت اور تعلیم و تدریس اس خاندان کا طرۂ امتیاز رہا۔

والد صاحب مرحوم بچپن سے ہی نہایت شریف الطبع، والدین کے خدمت گزار، عبادت گزار، دعاگو، نماز پنجگانہ اور نماز تہجد پابندی سے ادا کرتے۔ نوعِ انسانی کی خدمت کرنے والے ایثار پیشہ وجود تھے ہم نے انہیں ہمیشہ خدمت دین اور خدمتِ خلق کے لئے مستعد پایا۔ وہ اور ان کے خاندان کے افراد قبول احمدیت سے قبل بھی احمدیت کے قدردان اور سلسلہ کی تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ دینی علوم سے انہیں وافر حصہ ملا تھا۔ والد صاحب مرحوم نے سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا زمانہ عمری میں بڑے انہماک سے مطالعہ کیا۔ الفضل کا مطالعہ آپ باقاعدگی سے کرتے تھے۔

چنانچہ دلائل سے تسلی پانے کے بعد خواب کے ذریعہ سے بھی آپ پر احمدیت کی صداقت آشکار ہوئی۔

جون ۱۹۱۹ء میں سولہ سال کی عمر میں والد صاحب مرحوم نے قلعہ فیروزپور آرسنل سے حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کے تعاون سے اپنی ملازمت کا آغاز کیا اور دس روز کے بعد بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے اور آخر دم تک ایک انتہائی مخلص فدائی اور باعمل احمدی کی مثالی اور بھرپور زندگی بسر کی۔ ملازمت کے دوران جہاں جہاں بھی آپ رہے پوری فرض شناسی سے خدمت کا شاندار ریکارڈ قائم کرتے رہے۔ ۳۴ سال تک آپ نے باقاعدہ سرکاری ملازمت کی۔ قرآن کریم اور احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب حضرت مسیح موعودؑ اور سلسلہ کے لٹریچر کے مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ جس کی تکمیل کے لئے اپنا ذاتی کتب خانہ قائم کر رکھا تھا۔ جس میں سلسلہ کا بیشتر لٹریچر موجود تھا۔ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد آپ نے دینی علوم میں خوب دسترس حاصل کی۔ ذاتی مطالعہ کے ساتھ ساتھ والد صاحب باقاعدگی سے رخصت لے کر قادیان تشریف لے جاکر حضرت المصلح الموعودؓ کے درس القرآن میں شامل ہوا کرتے تھے۔ تبلیغ کا شوق انہیں اوائل قبولِ احمدیت کے زمانہ سے ہی تھا۔ بیشتر سعید روحیں ان کے ذریعہ سے داخلِ سلسلہ احمدیہ ہوئیں۔

دورانِ ملازمت جہاں جہاں بھی قیام رہا مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہ کر اپنے درس و تدریس کے ذریعہ گراں قدر دینی خدمات سرانجام دیں۔ اپنی رخصتوں کے دوران قادیان میں حضرت المصلح الموعودؓ کی زیر ہدایت مختلف انتظامی خدمات رضاکارانہ طور پر بجالانے کے مواقع ملے۔ قادیان اور بعد ازاں ربوہ کے جلسہ ہائے سالانہ پر باقاعدگی سے اپنے اہل و عیال کے ساتھ شامل ہوتے۔ ربوہ کے پہلے جلسہ سالانہ پر کراچی سے اپنے سب افراد خانہ کے ساتھ شامل ہوئے۔ آپ کے تین اوصاف کا ہماری طبیعتوں پر خاص اثر رہا۔ اوّل خلیفۂ وقت سے کمال درجہ کی فدائیت اور نظام سلسلہ کی اطاعت۔ دوم روزنامہ الفضل کا کم و بیش ۶۵ سال تک باقاعدہ خریدار بن کر اس کا مطالعہ کرنا اور ہماری والدہ کو پڑھ کر سنانا۔ سوم جلسہ سالانہ پر ہر سال شامل ہونا۔ جلسہ سالانہ ۸۲ء کے موقع پر آپ اپنے کولہے کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے راولپنڈی کے ملٹری ہسپتال میں بغرض اپریشن داخل تھے اپریشن کی تاریخ جلسہ سالانہ کے بعد کی تھی۔ شدید تکلیف اور غنودگی کے باوجود بار بار جلسہ سالانہ کے بارے میں پوچھتے گویا کہ آپ چاہتے تھے کہ کاش جلسہ میں شامل ہوسکیں مگر افسوس کہ نہ آپ شامل ہوسکے اور نہ ہم چار بھائی شامل ہوسکے۔ جس کا آپ کو بہت قلق رہا۔

بڑے نڈر اور پُرجوش سچے احمدی تھے احمدیت ہی آپ کی اوڑھنا بچھونا تھی۔ گھر میں ہر بات اور ہر کام احمدیت اور امامِ وقت کے حوالے سے ہوتا۔ علی الصبح منہ اندھیرے اُٹھتے اور نماز تہجد باقاعدگی سے ادا فرماتے بعد میں قرآن کریم کی بلند آواز سے تلاوت کرتے۔ اس کے بعد اپنی چائے خود تیار کرتے اور ساتھ ساتھ بلند آواز سے درثمین اور کلام محمود سے بڑی اثرانگیز ترنم سے نظمیں پڑھتے جن کا دل پر ایک خاص اثر ہوتا۔ پھر سب بچوں کو آواز دیتے کہ اٹھو چائے پی لو اور نماز فجر کی تیاری کرو۔

قیام بمبئی کے دوران آپ کو مالابار ہل پر بہت بڑا سرکاری بنگلہ فوج کی طرف سے ملا ہوا تھا۔ اس میں نماز کا مرکز بھی بنایا۔ اور وہیں قادیان سے بیرونی ممالک کو جانے اور واپس آنے والے مبلغین سلسلہ اور کئی بزرگ ہستیوں نے آپ کو شرف میزبانی بخشا۔ ۱۹۴۲-۴۳ء میں آپ جماعت احمدیہ بمبئی کے امیر رہے۔ اپنے قیام شملہ، ڈلہوزی اور ڈرگ روڈ (کراچی) کے دوران آپ کو حضرت المصلح الموعودؓ اور خاندان حضرت اقدسؑ کی کئی بزرگ ہستیوں کی میزبانی کا شرف بھی حاصل ہوا۔

ڈرگ روڈ کراچی میں احمدیہ مسجد کے لئے ہزار مخالفتوں کے باوجود ایک قطعۂ اراضی حاصل کرکے اس پر ایک عارضی نوعیت کی مسجد بنوائی جو بعد میں مکرم متقی محمد حسین صاحب کی کوششوں سے ایک عالی شان وسیع و عریض مسجد کی صورت اختیار کر چکی ہے۔

تقسیم ہند کے وقت آپ الٰہ آباد (چوکی) چھاؤنی میں متعین تھے۔ جب حضور کی طرف سے آپ کو پاکستان پہنچنے کا ارشاد ملا۔ تو آپ ساری جائیداد چھوڑ چھاڑ کر خالی ہاتھ اپنے افراد خانہ کو ساتھ لے کر پاکستان پہنچ گئے۔ جہاں ۱۹۵۴ء تک آپ نے پاکستان آرمی میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ فوج میں ایک عرصہ تک آپ نے آرڈیننس کور کی معائنہ ٹیم کے ممبر کی حیثیت سے دورے کئے۔

فوج سے پنشن پانے کے بعد ربوہ میں سکونت پذیر ہوئے اور رائسٹرن پرفیومری کمپنی، ایم۔ این سنڈیکیٹ، تحریک جدید، وقف جدید میں خدمات بجالاتے رہے۔ یہ آپ کا "وقف بعد ریٹائرمنٹ تھا"۔

اس دوران آپ کو مختلف سرکاری و نیم سرکاری محکموں کی طرف سے اعلیٰ عہدوں کی پیش کش بھی ہوئی مگر آپ نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو کمال فرض شناسی سے پورا کر دکھایا۔

خلیفۂ وقت اور مرکز سلسلہ سے آپکو والہانہ عقیدت تھی۔ اپنے اس اخلاص کی بناء پر آپ نے قادیان میں اپنا مکان تعمیر کرواکے وہاں اپنے بڑے بیٹوں کو بغرض تعلیم و دینی تربیت داخل کروایا۔ قادیان میں دینی تربیت کے لئے حضرت المصلح الموعودؓ نے بورڈنگ تحریک جدید قائم فرمایا تو والد صاحب بھی ہمارے بڑے بھائی جلال الدین احمد صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو (جو اس وقت ابھی نو عمر تھے) داخلہ کے لئے قادیان لے گئے۔ مگر بھائی جان کی کم عمری کی وجہ سے داخلہ نہ ملا۔ مکرم عبدالسلام خان صاحب آف پشاور نے یہ واقعہ مجھے خود سنایا تھا کہ آپ کے والد صاحب اس امر پر اس قدر افسردہ ہوئے کہ مسجد مبارک قادیان میں حضور کے سامنے یہ کہتے ہوئے رو پڑے تھے کہ حضور اگر میرے بچے کو داخلہ نہ ملا تو میں اسے قادیان میں چھوڑ کر اکیلا واپس چلا جاؤں گا۔ بعد ازاں بھائی جان کو داخلہ مل گیا۔

ربوہ کی تعمیر کے ساتھ ہی آپ نے خصوصی طور پر قصرِ خلافت کے عین سامنے پہاڑی کے دامن میں چار کنال کا قطعہ خرید کر اپنا ذاتی مکان تعمیر کروا کے اپنے بچوں کو ربوہ میں دینی تعلیم و تربیت کے لئے رکھا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس امر کا کوئی افسوس نہیں ہے کہ میرے بچے دنیاوی لحاظ سے پیچھے رہ گئے ہیں بلکہ مجھے اس بات پر فخر اور اطمینان ہے کہ میرے سارے بچے نیک، دیندار اور احمدیت کے شیدائی ہیں۔

آپ بڑے سادہ، منکسر المزاج، دُعاگو تہجد گذار، مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک صاحب کشف و رویاء صالح بزرگ تھے۔ ایثار اور مہمان نوازی اور خدمت خلق کا جذبہ نمایاں رنگ میں تھا۔ ضرورتمند کی ضرورت پوری کر کے بڑی خوشی محسوس کرتے۔ اپنے مفوضہ فرائض پوری محنت اور فرض شناسی سے ادا کرتے۔ اپنے کام میں اعلیٰ مہارت رکھتے تھے۔ خصوصاً زبان انگریزی، دینی علوم اور حساب دانی میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔

۷۶-۱۹۷۳ء کے دوران آپ نے جماعت احمدیہ کراچی میں باقاعدہ تعلیم القرآن کے فرائض سرانجام دیئے۔ بہت سے احمدی اور غیر از جماعت بچے، بچیوں اور نوجوانوں نے آپ سے قرآن کریم ناظرہ اور با ترجمہ سیکھا۔ غرض زندگی کے ہر شعبہ میں آپ نے بھرپور کردار ادا کیا۔ تبلیغی گفتگو اور دلائل میں تاثیر، تحریر و تقریر میں سلاست اور روانی تھی۔ شعائرِ اسلامی کی سختی سے پابندی کرنے والے تھے۔ نہایت اعلیٰ علمی اور ادبی ذوق رکھتے تھے۔ آپ نے میٹرک کا امتحان جالندھر کے ایک ہائی سکول سے پاس کیا۔ جہاں آپ کے اساتذہ میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے ایک چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد منیر مرحوم بھی شامل تھے۔

ہم نے جب بھی حضرت المصلح الموعودؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی انہوں نے والد صاحب کا ذکر بڑی محبت سے فرمایا۔ ان سب بزرگ ہستیوں سے والد صاحب کو ذاتی طور پر نہایت والہانہ اور فدائیت کا تعلق تھا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور واقفین سلسلہ اور علمائے سلسلہ کی بہت قدر کرتے تھے۔ اور اکثر انہیں اپنے ہاں مدعو کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے مکرم مولوی محمد عمر صاحب شاہد کو اپنا بڑا داماد بنایا۔ وہ مولوی صاحب سے بے پناہ محبت رکھتے تھے اور ان کی دل سے قدر کرتے تھے۔ اور اپنا آخری وقت بھی انہیں کے پاس گذارا۔

دینی خدمت کے چھوٹے سے چھوٹے موقع کو بھی بڑا اعزاز سمجھتے۔ اور بڑی خوشی سے اس کا تذکرہ فرماتے۔

نماز باجماعت کی پابندی کا یہ حال تھا کہ بارش، سردی، گرمی یا طوفان کے باوجود مسجد میں نماز کے لئے جاتے۔ اپنی ملازمت کے زمانہ میں بھی اس کا باقاعدگی سے التزام رکھا اور اپنی اولاد کو بھی اس کی عادت ڈالی۔ بچوں کو ہمیشہ ساتھ لے کر جاتے۔ جہلم، لاہور اور ڈرگ روڈ کا زمانہ یاد ہے جب آپ اپنی سرکاری وردی میں ہی ہمیں ساتھ مسجد لے کر جاتے۔ جہاں مسجد نہ ہوتی وہاں اپنے بنگلہ کے ایک کمرہ کو نماز باجماعت کے لئے مخصوص کر لیتے۔

قیام جہلم کے دوران ۱۹۵۲ء کے اواخر میں آپ پر بعض مخالفین نے جھوٹا مقدمہ بنا دیا۔ طویل عرصہ تک مقدمہ چلتا رہا۔ اس دوران آپ اپنے گھر میں محصور ہو کر رہ گئے۔ آپ اس صورتِ حال سے اس وجہ سے پریشان ہو گئے کہ دینی خدمت سے محروم ہو رہے تھے۔ آپ نے سارے حالات اور اپنی پریشانی کا حال حضرت المصلح الموعودؓ کی خدمت میں بذریعہ خط عرض کیا۔ اس پر حضورؓ نے جواباً تحریر فرمایا کہ آپ ہرگز نہ گھبرائیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کی مدد کے لئے دوڑا چلا آتا ہے۔ چنانچہ حضور کی دُعاؤں کے طفیل آپ نہ صرف باعزت طور پر بری کر دیئے گئے بلکہ آپ کے مخالفین اپنے مذموم مقاصد میں ناکام ہوئے۔

سلسلہ کی مالی تحریکات کے لئے قربانی کا ریکارڈ ہمیشہ شاندار رہا۔ بڑھ چڑھ کر قربانی کی توفیق پائی۔ اور کسی امر کو مالی قربانی کی راہ میں روک نہ بننے دیا۔ خصوصاً نوے سے پنشن پانے کے بعد سے وفات تک کا عرصہ آپ نے بہت سے مصائب اور ابتلاؤں میں گزارا مگر اپنے معیار قربانی میں کبھی فرق نہ آنے دیا۔ تحریک جدید میں روزِ اوّل سے آخر دم تک باقاعدہ طور پر شامل رہے۔

علم ریاضی۔ علم طب۔ زبان انگریزی عربی اور فارسی میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ درثمین اردو، عربی، فارسی کی بہت سی نظمیں آپ کو زبانی یاد تھیں۔

حضرت المصلح الموعودؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے بھی والد صاحب کا نہایت قریبی تعلق تھا۔

والد صاحب کی آخری علالت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کمال شفقت سے دوا بھی تجویز فرمائی اور والدہ صاحبہ اور والد صاحب کی صحت کا حال بھی دریافت فرماتے اور ان کے لئے دعائیں بھی کرتے رہے۔

انسانی ہمدردی کا جذبہ والد صاحب کی ذات میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ کسی شخص کو بھی تکلیف میں دیکھتے فوراً اس کی مدد کے لئے حاضر ہوتے۔ ایک مرتبہ اپنے گھر کے برآمدہ میں کھڑے تھے۔ باہر شدید طوفانی بارش ہو رہی تھی۔ والد صاحب نے دیکھا کہ دور سڑک پر ایک ضعیف شخص بارش میں بھیگتا ہوا آہستہ آہستہ چل رہا ہے۔ بڑھاپے کے باوجود فوراً اس کی مدد کے لئے لپکے اور اسے ساتھ اپنے گھر میں لے آئے۔ اس کو گرم کپڑے پہننے کو دیئے اور گرم گرم چائے پیش کی۔ وہ بوڑھا شخص (جو قریبی گاؤں کا رہنے والا غیر احمدی تھا) آپ کے جذبہ سے بہت متاثر ہوا اور کہنے لگا کہ اس (یعنی ربوہ) علاقہ میں جب کبھی جنگل بیاباں تھا تو غیبی اذانیں سنائی دیا کرتی تھیں۔ اور لوگ کہا کرتے تھے کہ یہاں نیک لوگ آ کر آباد ہونے والے ہیں۔ سو آپ کے حسن سلوک نے بتا دیا ہے کہ وہ وقت آ گیا ہے۔

آپ کی زندگی تقویٰ، پاکیزگی، اطاعت نظام و امام کی ایک مجسّم تصویر تھی۔ آج جب کہ وہ ہم سے بہت دور جا چکے ہیں ہمیں ان کی عظمتِ شان اور قدر و منزلت کا احساس ہوتا ہے۔ الحمد للہ کہ جو نیک ورثہ انہوں نے ہمیں بخشا وہ دنیا جہان کی دولت سے کہیں زیادہ بیش قیمت اور انمول ہے۔ دعا کریں کہ مولیٰ کریم ہم سب کو والد صاحب کے نیک نمونہ کو قائم رکھنے کی ہمیشہ توفیق دیتا چلا جائے اور انہیں اپنے آقا کے قدموں میں مقامِ قرب سے نوازے اور ان کے روحانی درجات بلند فرماتا رہے۔

ہم چھ بھائی مکرم شیخ جلال الدین صاحب لاہور سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم شیخ حمید الدین احمد صاحب ڈرگ روڈ کراچی سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم شیخ عبدالرشید غالب صاحب اسلام آباد، خاکسار راقم، عزیزم رفیق الدین صاحب اور چار بہنیں مکرمہ نعیمہ ریحانہ عمر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ اوکاڑہ کینٹ اہلیہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب ایم۔ اے مربی سلسلہ، مکرمہ سلیمہ فرزانہ منیر صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی منیر احمد صاحب ڈرگ روڈ کراچی، عزیزہ فضیلہ ریحانہ باسط صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالباسط صاحب راولپنڈی اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں آپ کی یادگار ہیں۔

میں جب ان کی وفات سے کچھ روز قبل والد صاحب کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ والد صاحب سے رخصت ہوتے وقت میں نے تفننِ طبع کے طور پر والد صاحب سے ربوہ چلنے کے لئے کہا تو جواباً فرمانے لگے کہ وہاں (یعنی ربوہ) تو اب ایک ہی دفعہ جائیں گے۔ غالباً ان کا اشارہ اپنی وفات کی طرف تھا۔

تحریک جدید کیا ہے

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے مبارک الفاظ میں:۔

"تحریک جدید نام ہے اس جدوجہد کا جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے ہر احمدی پر واجب ہے۔"

جو جدوجہد آپ پر واجب ہے کیا آپ اس میں حصہ لے رہے ہیں؟

(وکیل المال اوّل)

نصاب مرکزی امتحان اطفال الاحمدیہ

۱۹۸۴ء میں ہونے والے اطفال کے مرکزی امتحان کا نصاب یہ ہوگا:۔

(۱) امتحان ستارۂ اطفال:
کتابچہ ستارۂ اطفال + یاد رکھنے کی باتیں + دینی معلومات (ص۵ تا ص۲۲)

(۲) امتحان ہلالِ اطفال:
کتابچہ ہلالِ اطفال + یاد رکھنے کی باتیں + دینی معلومات ص۵ تا ص۳۶

(۳) امتحان قمرِ اطفال:
کتابچہ قمرِ اطفال + یاد رکھنے کی باتیں + دینی معلومات ص۵ تا ص۴۴

(۴) امتحان بدرِ اطفال:
کتابچہ بدرِ اطفال + یاد رکھنے کی باتیں + دینی معلومات ص۵ تا ص۵۰

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

• محترمہ نعمت بی بی صاحبہ بیوہ مہندی خان چک ۱۹ شمالی ضلع سرگودھا ۱۰ اور ۱۱ جنوری کی درمیانی شب وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے ورثاء اگلے روز جنازہ ربوہ لے کر آئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ شادی کے چند ماہ بعد ہی بیوہ ہو گئی تھیں اور تقریباً پچاس سال سے زائد عرصہ بڑے صبر و شکر کے ساتھ بیوگی میں گزارا۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور نہایت مخلص و نیک سیرت خاتون تھیں۔ ہر مالی تحریک میں باقاعدہ حصہ لیتی تھیں۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالشکور جاوید۔ دارالرحمت شرقی ربوہ)

• خاکسار کی نانی محترمہ امۃ القیوم صاحبہ ریٹائرڈ ٹیچر بیوہ چوہدری عبدالقدیر صاحب کاٹھگڑھی بقضائے الٰہی مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۸۴ء ۱۱ بجے شب بعمر ۷۵ سال وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ اگلے روز بعد نماز عشاء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ نہایت ہی نیک سیرت۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ عظیم مخلص شیدائی احمدی خاتون تھیں۔ سالہا سال تک کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور اور پھر شورکوٹ میں لجنہ اماء اللہ کی صدر رہیں۔ جماعت کے سینکڑوں بچے اور بچیوں کو قرآن پاک پڑھایا اور ان کے دل میں دین کی تڑپ پیدا کی۔

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (عبدالشکور جاوید دارالرحمت شرقی۔ ربوہ)

• میرے والد مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۸۳ء ۷۷ سال کی عمر میں پارہ چنار میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کو احمدیہ قبرستان کوہاٹ میں دفن کیا گیا۔ ان کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد امین منیر صدر جماعت احمدیہ پارہ چنار)

پتے درکار ہیں

• محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ مرحومہ زوجہ چوہدری احسان الٰہی صاحب آف کراچی کے ورثاء کے پتہ کی دفتر ہذا کو ضرورت ہے اگر کسی دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو تو وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں یا ورثاء میں سے کوئی پڑھیں تو پتہ سے آگاہ فرمائیں۔

• مکرم میر میجر محمد عاصم خاں صاحب ابن مولوی محمد جی صاحب قریشی وصیت نمبر ۱۲۲۲۳ ساکن قادیان کے موجودہ پتہ کا اگر کسی دوست کو علم ہو یا موصی خود یہ اعلان پڑھے تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مکرمہ امۃ الرحیم عرف رحیم بی بی صاحبہ وصیت ۱۱۷۶۳ زوجہ دوست محمد صاحب سابقہ پتہ محلہ ٹھٹھی غربی چنیوٹ ضلع جھنگ کے موجودہ پتہ کا اگر کسی دوست کو علم ہو یا موصیہ خود یہ اعلان پڑھے تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع کرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

والی نعمت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کے افراد کو مخاطب کر کے قول و فعل میں تضاد کے انتہائی خطرناک انجام سے نہایت پُرحکمت اور پُراثر انداز اور الفاظ میں خبردار کیا چنانچہ فرمایا:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝

(الصف آیات ۳، ۴)

ترجمہ:۔ اے مومنو! تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو خود نہیں کرتے۔ اللہ کے نزدیک یہ بات سخت ناپسندیدہ ہے کہ تم اس بات کی تلقین کرو جس پر تم خود عمل نہیں کرتے۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے قول و فعل میں تضاد کے بارے میں اپنی سخت ناپسندیدگی کا اظہار کر کے اُن تمام نافرمانیوں اور بداعمالیوں کی طرف اشارہ کر دیا ہے جن کے (قول و فعل میں تضاد کی وجہ سے) بنی اسرائیل مرتکب ہو کر موردِ غضبِ الٰہی ہوئے۔ خیر امت کے افراد کے لئے اس تضاد سے بچنا اس لئے اور بھی ضروری ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں اپنی امت پر وہی حالت آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ جو بنی اسرائیل پر آئے تھے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ افراد امت ان سے کامل مطابقت پیدا کر لیں گے۔ (العیاذ باللہ)

تحریکِ جدید اور لجنات

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوئے تین ماہ گذر چکے ہیں۔ بعض لجنات کی طرف سے ابھی تک کوئی رپورٹ وصول نہیں ہوئی۔ ایسی لجنات سے درخواست ہے کہ اس طرف فوری توجہ دیں۔ وعدہ جات کی مکمل فہرست وکیل المال صاحب اول کو بھجوائیں اور لجنہ مرکزیہ کو بھی رپورٹ دیں۔

اضلاع کی صدرات بھی جائزہ لیں کہ ان کے ضلع کی کوئی لجنہ ایسی تو نہیں جس نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ وعدہ جات گزشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ لیں۔ معاونین خصوصی کی طرف بھی توجہ دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کی مساعی کو بابرکت کرے آمین

(سیکرٹری تحریک جدید لجنہ مرکزیہ)

ضرورت گورکن برائے عام قبرستان ربوہ

ربوہ کے عام قبرستان کے لئے ایک محنتی اور دیانتدار گورکن کی ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مورخہ ۱۵/۳/۸۴ تک اپنے صدر حلقہ یا امیر کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں۔ کم از کم مڈل پاس تعلیم یافتہ ہو اردو لکھ پڑھ سکتا ہو۔ گورکن کو کوارٹر کی سہولت دی جاتی ہے۔ تنخواہ اور اجرت کا فیصلہ بعد تقرر ہوگا۔

صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

زعماء انصار اللہ

۸ مارچ سے ۱۷ مارچ تک عشرہ اصلاح وارشاد میں اپنے انصار بھائیوں کو دعوت الی اللہ کے کاموں کی مشق انفرادی اور اجتماعی پروگراموں کے ذریعہ سے کروائیں اور ہمیں اپنی مساعی کی رپورٹ بھجوائیں۔ نیز دعا کریں۔

"اے میرے پیارے فدا ہو تجھ پہ ہر ذرہ میرا
پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار"

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

انصار بھائی عشرہ اصلاح وارشاد (۸ تا ۱۷ مارچ) میں انفرادی و اجتماعی دعاؤں پر زور دیں۔

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۵۴۸۶

میں امۃ الجمیل زوجہ چوہدری فتح محمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۵ محمد نگر لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۳۲،۰۰۰ روپے کیش ۱۱،۰۰۰ روپے سلائی مشین ۷۰۰/- روپے

۱۔ تفصیل زیور ہار طلائی تین تولہ چار رتی ۴۳۸۸/- روپے

۲۔ کانٹے ایک جوڑی ایک تولہ سات ماشہ تین رتی ۳۳۹۱/- روپے

۳۔ کڑے ایک جوڑی چار تولے تین رتی ۸۴۴۶/- روپے

۴۔ چوڑی ۴ عدد چار تولے ساڑھے تین رتی ۸۴۷۷/- روپے

۵ انگوٹھی دو عدد دس ماشے ۱۸۸۲/- روپے

۶ بالیاں ایک جوڑی ایک تولہ دو ماشے چھ رتی ۲۵۸۲/- روپے

۷ کانٹا چھوٹا ایک عدد چار ماشہ سات رتی ۸۵۱/- روپے کل زیورات طلائی وزن پندرہ تولے تین ماشے نصف رتی ۳۲۰۴۰/-

اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ ۔ روپے سالانہ آمدازجائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ

امۃ الجمیل زوجہ چوہدری فتح محمد صاحب ۹/۵ محمد نگر علامہ اقبال روڈ لاہور

گواہ شد نمبر ۱ محمد طفیل صاحب ساکن دھام کاہلوان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

گواہ شد نمبر ۲ چوہدری فتح محمد صاحب ولد چوہدری سکندر علی صاحب ساکن ۹/۵ محمد نگر علامہ اقبال روڈ لاہور

مسل ۲۵۴۸۷

میں نصیر احمد خان ولد عبد القادر خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ چھاؤنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ زرعی اراضی واقع مراڑہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ ۷ ½ کنال مالیتی پچیس ہزار روپے

۲۔ ایک عدد مکان معہ حویلی واقع مراڑہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ ملکیتی مشترکہ چار بھائی تین بہنیں مالیتی ۴۵۰۰۰/- روپے حصہ وصیت کنندہ ۴۰۰۰/- روپے

۳۔ نقد رقم ۳۵۰۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں اور مبلغ ۔ روپے سالانہ آمدازجائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد

نصیر احمد خان فلیٹ نمبر ۴ پلاٹ ۵/۶ علامہ اقبال روڈ سیالکوٹ چھاؤنی

گواہ شد نمبر ۱ محمد ادریس صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد نمبر ۲ صوبیدار دین محمد بھٹی صاحب صدر جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی

(بقیہ صفحہ ۳)

اور تمام نیکیوں کا چشمہ اسی کی ذات کامل کو قرار دیتے ہیں اور صفات الٰہیہ کے کامل شہود سے ان کے دل میں حق الیقین کے طور پر بھر جاتا ہے کہ ہم کچھ چیز نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے وجود اور ارادہ اور خواہش سے بکلی کھوئے جاتے ہیں اور عظمت الٰہی کا پُر جوش دریا انکے دلوں پر ایسا محیط ہو جاتا ہے کہ ہزارہا طور کی نیستی ان پر وارد ہو جاتی ہے اور شرک خفی کے ہر یک رگ و ریشہ سے بکلی پاک اور منزہ ہو جاتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۴۵۴)

اے منزل عشق کے راہرو! دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس راستہ پر مضبوطی سے قدم مارنے، خدا کی راہ میں ہر قسم کی جانفشانی دکھانے کی توفیق دے۔ نیستی اور تذلل اقرار گناہ اور استغفار ہمارا ورد ہو کہ اسی راہ سے ہم رفعتوں کو پا سکتے ہیں۔

درخواست ہائے دعا:

- خاکسار کا میٹرک کا امتحان ہونے والا ہے (راشد ربانی۔ دارالرحمت شرقی ربوہ)
- عزیزم حمید انور دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں اور لندن میں زیر علاج ہیں (مسعود احمد خورشید کراچی)
- برادرم عبد اللطیف صاحب بعارضہ خناق بیمار ہیں۔ (عبد القدیر شاہین مغلپورہ لاہور)
- عزیزم شیخ محمد احمد رشید صاحب بیمار ہے نیز بچوں کے امتحانات ہو چکے ہیں۔ (شیخ جمیل احمد رشید۔ لاہور)
- اہلیہ صاحبہ مکرم صوبیدار عبد المنان صاحب سائیکل سے گر جانے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ نیز مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب اسلام آباد میں شدید بیمار ہیں۔ (ریاض احمد۔ ربوہ)
- برادرم مطیع الرحمان صاحب اور عزیزم نعمت الرحمان بیمار ہیں۔ (امۃ الحی اہلیہ شیخ عبد المنان)
- خاکسار کی والدہ بعارضہ شوگر بیمار ہیں (البشریٰ یوسف دارالرحمت غربی ربوہ)
- خاکسار کے والد ملک عبد الواحد صاحب روہتاسی کی بائیں ٹانگ پر فالج کا حملہ ہوا ہے (ملک مقصود احمد)
- برادرم سیٹھی داؤد احمد صاحب کا سی ایم ایچ راولپنڈی میں آپریشن ہونے والا ہے (البشارت احمد بھٹی۔
- میرے والد مکرم نور الدین صاحب عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ منیر الدین ٹھیکیدار۔ دارالعلوم شرقی ربوہ

احباب کرام ان سب کے لئے دعا کریں۔

○

تقریب رخصتانہ

عزیزہ بشریٰ بیگم بنت مکرم نذیر احمد صاحب ننگلی درویش کے رخصتانہ کی تقریب زیر صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں دارالضیافت میں مورخہ ۸/۲/۸۴ کو عمل میں آئی۔ جس میں تلاوت قرآن مجید مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل نے کی۔ بعدہٗ محمود احمد سعید نے درثمین کے پاک کلام کے چند اشعار پڑھے اور مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ بشریٰ بیگم کا نکاح عزیزم نعیم احمد ولد نور محمد صاحب مرحوم درویش سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے مسجد بلال میں مورخہ ۳/۲/۸۴ کو بعد نماز عصر پڑھا تھا

احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس شادی کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کی دعا کریں۔ (محمود احمد سعید واقف زندگی دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)

قائدین مجالس! میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء کے مکمل پتے جلد مرکز کو ارسال فرمائیں! (مہتمم تربیت مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ فجی آئی لینڈز کی مستعدی

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ بیرون پاکستان تحریک جدید کے مالی جہاد میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں چنانچہ جماعت احمدیہ فجی کی دو برانچوں سے ۳۲ ممبرات نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ۴۹۱ فجین ڈالرز کے وعدے بھجوائے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے غیر معمولی فضلوں سے نوازے اور بیش از پیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

(وکیل المال ثانی۔ تحریک جدید)

اطلاع برائے مربیان کرام

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۳ اپریل تا ۲۶ اپریل تیسویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس منعقد ہو رہی ہے۔

جملہ مربیان اپنے حلقہ کی جماعتوں میں مجوزہ دوروں کے وقت اس امر کا انتظام کریں کہ ہر مجلس کی نمائندگی ضرور ہو اور ہر جماعت سے زیادہ سے زیادہ خدام اس کلاس میں شرکت کریں۔ نیز لجنہ کی طرف سے منعقد ہونے والی کلاس میں لجنہ کی ممبرات کو بھی شمولیت کی تحریک کی جائے۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی)

ایک نہایت اہم اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قریبی ساتھی جو وفات پا چکے ہیں کے حالات زندگی جمع کرانا مطلوب ہے۔ لہٰذا وہ احباب جو ایسے بزرگوں کی اولاد یا رشتہ دار ہوں یا ایسے اہل علم دوست جو ذاتی طور پر کسی بزرگ کے حالات زندگی کا علم رکھتے ہوں وہ پوری ذمہ داری کے ساتھ صحیح صحیح حالات لکھ کر نظارت ہذا میں ارسال کریں۔ کسی سے سنی ہوئی یا بیان کی ہوئی بات درج نہ کی جائے۔ صرف وہ حالات لکھے جائیں جو لکھنے والے کے ذاتی علم اور مشاہدہ میں آئے ہوں۔ اور جن پر ان کو حق الیقین ہو۔ لکھنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کر لی جائے کہ کوئی غیر صحیح بات ان کی قلم سے نہ لکھی جائے۔ غیر ضروری اور غیر متعلقہ باتوں سے عبارت کو طول نہ دیا جائے۔ اگر ہو سکے تو ان کی فوٹو بھی ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

خریداران الفضل متوجہ ہوں

حکومت نے نئے وی پی فارم جاری کئے ہیں۔ مگر یہ وی پی فارم ڈاک خانوں میں دستیاب نہیں ہیں اور ربوہ کے ڈاک خانہ والے پرانے وی پی فارم قبول نہیں کرتے اس لئے دفتر الفضل ایسے خریداروں کو جن کے چندے ختم ہیں فی الحال تازہ وی پی ارسال نہیں کر سکتا۔ لہٰذا ایسے تمام خریداران جن کو ان کا چندہ ختم ہونے کی اطلاع دی جا رہی ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ چندہ ارسال فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل ربوہ)

پیڈ پرنٹرس
کی عمدہ ورائٹی ہمارے ہاں دستیاب ہے۔
پروپرائٹر: نعیم احمد کھوکھر
نعیم جنرل سٹور
مین بازار ○ شیخوپورہ

مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصاویر

مخزن تصاویر مرکزیہ کو ایسے تمام خوش نصیب مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصاویر کی ضرورت ہے جنہوں نے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے خدمات سرانجام دی ہوں یا دے رہے ہوں۔ مخزن ہذا ان تصاویر کو ملکی سطح پر البم کی صورت میں مستقبل کے لئے اس طرز پر ترتیب دینا چاہتا ہے کہ جن جن ممالک میں انہوں نے فریضہ تبلیغ ادا کیا ہو یا کر رہے ہوں۔ ہر ملک کے البم میں اُن کی تصویر موجود ہو۔ لہٰذا تمام ایسے مبلغین سے جو خدا کے فضل سے بقید حیات ہیں اور تمام ان احباب یا لواحقین سے جن کے عزیز ایسے نیک فریضہ کی سرانجام دہی کے دوران یا بعد میں رحلت فرما گئے ہوں۔ ان سے استدعا ہے کہ وہ جلد از جلد ہر ملک کے لئے الگ الگ پاسپورٹ سائز کی تصاویر مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک ارسال فرمائیں۔ تصاویر کے موصول ہونے پر ان کو رسید ارسال کر دی جائے گی۔

(انچارج مخزن تصاویر مرکزیہ)

اے جماعت احمدیہ کے درخت وجود کی سرسبز شاخو!

- اپنے پیارے آقا کی خدمت میں دعائیہ خط لکھنا کبھی نہ بھولیں۔
- کبھی بھی کسی کو گالی نہ دیں۔
- نماز باجماعت باقاعدگی سے ادا کریں۔
- ننگے سر نہ پھریں۔

(ایسوسی ایشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دوسرا آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس صحت مرکزیہ کے زیر اہتمام ۵، ۶، ۷ اپریل کو آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ کبڈی کے تمام کھلاڑی اس ٹورنامنٹ میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ اپنی اپنی ٹیم کے اسماء پندرہ مارچ تک بھجوا دیں امراء اضلاع کی خدمت میں بھی خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (صدر کبڈی مجلس صحت مرکزیہ)

بقیہ "سوال" (صفحہ اول سے آگے)

پروفیسرز۔ وکیل۔ اساتذہ۔ تاجر اور کاشتکار اور بڑی دلچسپی سے تبلیغ سنتے اور جاتے وقت لٹریچر خرید کر لے جاتے۔

اس دوران ایک بیعت بھی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ہماری مساعی کو قبول فرمائے اور اس کے اعلیٰ نتائج پیدا کرے۔ آمین!

(مرسلہ وکالت تبشیر)

داخلہ جاری ہے
• الیکٹریشن • ریفریجریشن و ایئر کنڈیشنگ کلاسز
۱۲ مارچ سے شروع ہوں گی:
تفصیلات کے لئے ۲۹ فروری کا الفضل دیکھیں
طلباء کو سفری سہولت کیلئے بس کارڈ بھی بنوا کر دیئے جاتے ہیں
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

محکمہ تعلیم حکومت پنجاب سے منظور شدہ 336/SW
خرم پبلک سکول رجسٹرڈ نمبر RP19
۵/۳ دارالبرکات کالج روڈ۔ ربوہ۔
فون: 635
داخلہ شروع ہے
انگریزی اور دینیات کی تعلیم نرسری سے شروع کی جاتی ہے۔
(پرنسپل خرم پبلک سکول۔ دارالبرکات ربوہ)